مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیّج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سیّد ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش: سیّد محمد شبّر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتّہ متّہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مؤلف ——— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظل حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیبلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

ہونے والا ہوں۔ اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار عمرو بن سعید بن ابی العاص کے پاس گئے کیونکہ وہ اس وقت حاکم مدینہ تھا اور مکّہ بھی اس کے زیر حکومت تھا اور کہا کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو ایک امان نامہ تحریر کردے جو احسان و نیکی پر مبنی ہو۔ اس نے نامہ لکھ کر عبداللہ کو دیا مگر اس بدبخت نے ان کے رخصت ہونے کے بعد کچھ اپنے آدمی اپنے بھائی یحییٰ بن سعید کے ساتھ مکہ کر وہ امام حسینؑ کو مکہ سے باہر جانے سے روکیں (اس کا مطلب یہ تھا کہ یزیدی آدمی جو حج کے لیے مکہ وارد ہو چکے تھے وہ امام حسینؑ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو سکیں) حضرت امام حسینؑ ابھی مکہ سے نکل ہی رہے تھے کہ عبداللہ بن جعفر طیار اور یحییٰ بن سعید بن ابی العاص مکّہ پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے عرض کیا کہ آپ کوفہ تشریف نہ لے جائیں۔ ارادہ سفر عراق ترک کر دیں۔ بعدہ آپ نے وہ امان نامہ بھی امام حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ مگر امام عالیمقام نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار رسولؐ خدا نے مجھے خواب میں اس سفر کا حکم دیا ہے۔ پس میں اس سفر کو ترک نہیں کروں گا۔ جناب ابن جعفر نے عرض کیا وہ کیا خواب ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ خواب کسی سے بیان نہیں کیا ہے اور نہ اس خواب کو بیان کروں گا۔ جب کہ عبداللہ مایوس ہو گئے۔ تو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہنے اور نصرت کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس وقت یحییٰ بن سعید کے آدمی امام حسین علیہ السلام کی راہ میں رکاوٹ بنے مگر انصار و برادران امام حسینؑ نے ان کو منتشر کر دیا اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو مکّہ سے باہر نہ جانے دے۔ امام حسینؑ کا یہ مختصر قافلہ بطرف عراق روانہ ہو گیا۔ اور یحییٰ بن سعید مکہ چلا گیا۔ اور ادھر امام حسینؑ مکہ سے نکل کر منزل تنعیم پر پہنچے اور قیام فرمایا۔ وہاں سے کوچ کر کے ذات عرق پہ

پر پہنچے تو دیکھا کہ بشر بن غالب عراق کی جانب سے آرہا ہے۔ جب وہ نزدیک پہنچا تو آپ نے اس سے دریافت کیا کہ اہل عراق کی کیا خبر ہے۔ اس نے بھی یہی کہا کہ ان لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں مگر ان کی تلواریں ان کے نیزے بنی امیہ کی حمایت کے لیے وقف ہیں آپ نے فرمایا کہ اے بشر بن غالب تم سچ کہتے ہو۔ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْد۔ یعنی کہ اللہ تعالے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کا حکم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ منزل ثعلبیہ پر پہنچے دن ڈھل چکا تھا ظہر کا وقت تھا گرم ہوائیں چل رہی تھیں کہ امام حسینؑ پر غنید غالب ہو گئی آپ محو خواب تھے جب خواب سے بیدار ہوے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی عالم خواب میں دیکھا کہ ہاتف غیبی نے ندا دی کہ تم لوگ تو اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہو مگر موت تمہارے عقب میں ساتھ ساتھ ہے اور جنت کی طرف بلا رہی ہے۔ اس وقت حضرت علی اکبر علیہ السلام نے آپ سے دریافت کیا یَا اَبَتَ اَفَلَسْنَا عَلَی الْحَقّ۔ آیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ لے فرزند خدا کی قسم ہم حق پر ہیں۔ ہم حق کے ساتھ ہیں حق ہمارے ساتھ ہے اور ہماری بازگشت حق کی طرف ہے۔ شہزادہ علی اکبرؑ نے عرض کیا بابا جان پھر ہمیں موت کا کیا ڈر ہے موت ہم پر آپڑے یا ہم موت پر جا پڑیں ہم کہتے ہیں کہ شہزادے نے موت کی پرواہ نہ کی۔ لیکن آپ کی شہادت نے شیعوں کے دل پاش پاش کر دیئے ہیں

لَا اَرٰی حزنکم یُنسیٰ وَلَا رزقکم یُسلیٰ وَان طال المدیٰ۔

یعنی کہ تمہاری مصیبت واندوہ وغم ہرگز نہ بھولے گی یعنی غم تازہ رہے گا اور شیعوں کے دل اس مصیبت سے پژمردہ رہیں گے۔ ہرگز تسلّی وصبر نہ آئے